© rasailojaraid.com

تعارف وتبصرہ

برصغیر ہند میں علوم فقہ اسلامی کا ارتقاء ڈاکٹر ضیاء الدین فلاحی

ناشر: ایفا پبلی کیشنز، ۱۶۱-ایف، جوگا بائی، نئی دہلی - ۲۵، ۲۰۱۲ء، صفحات ۲۵۲، قیمت -/۱۵۰ روپے

ہندوستانی علماء نے علوم اسلامیہ کی مختلف شاخوں کے ساتھ فقہ پر بھی خصوصی توجہ دی ہے اور اس میں عربی اور فارسی کے ساتھ اردو میں بھی گراں قدر کتابیں تصنیف کی ہیں۔ زیر نظر کتاب میں فقہ کے موضوع پر اردو زبان میں شائع ہونے والی کتابوں کی فہرست سازی کی گئی ہے اور ان میں سے کچھ اہم کتابوں کا تفصیلی تعارف کرایا گیا ہے۔ درحقیقت یہ ایک تحقیقی مقالہ ہے، جس پر فاضل مصنف کو شعبۂ اسلامک اسٹڈیز، مسلم یونی ورسٹی علی گڑھ سے ایم فل کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ اسے اصلاً انگریزی زبان میں لکھا گیا تھا اور اس کی اشاعت بھی ہوگئی تھی۔ اب خود مؤلف نے اسے اردو کا جامہ پہنایا ہے اور اسلامک فقہ اکیڈمی نئی دہلی نے اپنے اشاعتی ادارہ سے اسے شائع کیا ہے۔

یہ کتاب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں برصغیر میں فقہ اسلامی کے ارتقاء پر روشنی ڈالتے ہوئے ۱۸۵۷ء سے قبل کی فقہی خدمات کا سرسری جائزہ لیا گیا ہے۔ باب دوم میں ان کتابوں کا تعارف کرایا گیا ہے جو اصلاً عربی، فارسی یا انگریزی زبانوں میں لکھی گئی تھیں، بعد میں اردو زبان میں ان کا ترجمہ کیا گیا۔ باب سوم میں اسی انداز سے اردو میں تالیف کی جانے والی طبع زاد کتابوں کی فہرست دی گئی ہے۔ اسے تاریخ، اصول فقہ، عمومی موضوعات، نماز، زکوۃ، حج وقربانی، معاشرتی مسائل، معاشی مسائل، جرائم و تعزیرات، بین الاقوامی قوانین، عدالتی نظام اور حظر واباحت وغیرہ کے ذیلی عناوین کے تحت تقسیم کیا گیا ہے۔ باب چہارم میں ہندوستان کے فقہی مدارس و مکاتب اور علمی مراکز کی فقہی خدمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب پنجم میں اردو فقہی مطبوعات میں سے چند اہم کتابوں کو منتخب کرکے ان کا کسی قدر تفصیلی تعارف کرایا گیا ہے۔ باب ششم میں پاکستان میں علم فقہ کے ارتقاء کا جائزہ لیا گیا ہے اور وہاں کی جامعات اور علمی مراکز میں ہونے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والے کاموں کا تعارف کرایا گیا ہے۔

کتاب کے پیش لفظ میں مولانا خالد سیف اللہ رحمانی نے لکھا ہے کہ انھوں نے اپنے ادارہ المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد کے شعبۂ فقہ کے بعض طلبہ سے سنہ ۲۰۰۰ء تک کی اردو مطبوعاتِ فقہ کا تعارف مرتب کروایا توان کی تعداد چار ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ زیرِ نظر کتاب کے مؤلف نے پانچ سو سے کچھ زائد مطبوعات کی فہرست پیش کی ہے اور ان میں سے ۸۷ کتب کا مختصر تعارف کرایا ہے۔ اس کتاب کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں تمام مکاتب فکر۔ دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث، شیعہ وغیرہ۔ کے علماء کی فقہی کاوشوں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کتاب کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ فاضل مصنف نے خاصی محنت کی ہے اور جن کتابوں کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے بیش تر تک براہ راست رسائی حاصل کی ہے۔ لیکن انھوں نے مقدمہ میں اس کا بھی اعتراف کیا ہے کہ بعض کتابیں براہ راست ان کے مطالعہ میں نہیں آسکیں، لیکن ان کی اہمیت کے پیش نظر ان کا بھی تذکرہ شامل کیا ہے اور ان کے بارے میں معلومات ثانوی مراجع سے لی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے بہت سی فروگزاشتیں کتاب میں در آئی ہیں، جنھیں کسی تحقیقی مقالہ میں ہرگز نہیں ہونا چاہیے، جب کہ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے سُپر وائزر پروفیسر ظفرالاسلام اصلاحی نے کتاب کا حرف حرف دیکھا ہے اور پورے مواد پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے (ص ۱۲)۔ بہ طور مثال چند فروگزاشتوں کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

مصنف نے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ہونے والی کتاب 'اسلامی قانون فوج داری' کا تذکرہ کئی مقامات پر الگ الگ انداز سے کیا ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ "یہ کتاب اصلاً فارسی زبان میں ہے۔ اس کا نام کتاب الاختیار ہے۔ اس کے مؤلف اور زمانۂ تالیف کا سراغ نہیں لگ سکا"۔ (ص ۱۷۸-۱۷۹) دوسری جگہ لکھا ہے کہ "سلامت علی خاں کی اس فارسی کتاب کو مولانا عبدالسلام ندوی نے اردو زبان کا جامہ پہنایا" (ص ۹۹) تیسری جگہ سلامت علی خاں کا نام اردو مترجم کی حیثیت سے درج کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے (ص ۱۷۸-۱۷۹) سرسید کی کتاب کا نام ایک جگہ رسالہ طعام اہل کتاب (ص ۱۴۱) اور دوسری جگہ احکام طعام اہل کتاب (ص ۸۳) لکھا ہے۔ ایک جگہ مولانا محمد جعفر شاہ پھلواروی کی کتاب 'اسلام اور موسیقی' کی ضخامت ۵۳۲ صفحات بتائی ہے (ص ۸۳) دوسری جگہ اس کا تذکرہ ایک کتابچہ کی حیثیت سے کیا ہے (ص ۱۸۳) مولانا ابواللیث ندوی اصلاحی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ ''نس بندی اور اسلام آپ کی مستقل فقہی تصنیف ہے'' (ص ۱۰۱) حالاں کہ اس کا صحیح نام 'نشہ بندی اور اسلام' ہے اور یہ مختصر سا کتابچہ ہے۔ ایک جگہ لکھا ہے کہ ''مولانا محمد یوسف اصلاحی کی کتاب 'فقہ اسلامی' دو جلدوں میں ہے، دوسری جلد کا عنوان 'آسان فقہ' ہے جو مکتبہ ذکریٰ رام پور سے شائع ہوئی'' (ص ۵۵) حالاں کہ یہ دونوں الگ الگ کتابیں ہیں۔ 'فقہ اسلامی' صرف ایک جلد میں ہے اور یہ نصابی کتاب ہے، جو مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی سے شائع ہوئی ہے اور 'آسان فقہ' کی دو جلدیں ہیں، جو مکتبہ ذکریٰ سے شائع شدہ ہیں۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی بہشتی زیور کو ایک جگہ گیارہ اجزاء پر مشتمل بتایا ہے (ص ۴۹) اور دوسری جگہ بارہ اجزاء پر (ص ۱۴۰)۔ مولانا منہاج الدین مینائی کی کتاب 'اسلامی فقہ' کو تین جلدوں پر مشتمل بتایا ہے (ص ۴۹) حالاں کہ وہ صرف ایک جلد میں مکتبہ الحسنات دہلی سے شائع ہوئی ہے۔ مفتی محمود حسن کا سنہ وفات ۱۹۹۷ء لکھا ہے، ساتھ ہی یہ بھی تحریر کیا ہے کہ وہ انیسویں صدی کے کہنہ مشق فقیہ تھے (ص ۱۵۸) ایک جگہ لکھا ہے کہ ''ابن رشد کی کتاب 'بدایۃ المجتہد' کا اردو ترجمہ ڈاکٹر عبیداللہ فہد فلاحی کے قلم سے بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی اسلام آباد سے شائع ہوا ہے'' (ص ۱۰۴) حالاں کہ اس کی اشاعت دارالتذکیر لاہور سے ہوئی ہے۔ مولانا مجیب اللہ ندوی کا سنۂ وفات ایک جگہ ۲۰۰۶ء لکھا ہے (ص ۱۷۲) اور دوسری جگہ ۱۹۰۶ء (ص ۱۳۸) اور ان کی کتاب 'اسلامی فقہ' کے بارے میں لکھا ہے کہ ''وہ ماہنامہ الرشاد کے سوال و جواب کے علاوہ مزید اضافوں کے ساتھ تین جلدوں میں شائع ہوئی ہے'' (ص ۱۳۸) حالاں کہ ماہنامہ الرشاد ۱۹۸۳ء سے نکلنا شروع ہوا جب کہ اسلامی فقہ کی اشاعت اول ۱۹۵۷ء میں ہوچکی تھی۔ جامعۃ الرشاد سے شائع ہونے والی کتاب 'جہیز

© rasailojaraid.com